فتنوں کے دور میں
مُلکِ شام
کی فضیلت و اہمیت
أهل الشام فديناكم
بأرواحنا ودمائنا
أخوانكم في
جبهة النصرة
Al Qamishli
AL-TAHREER
التحریر
پیشکش
ابو طلحہ المہاجر

فتنوں کے دور میں ملکِ شام کی فضیلت و اہمیت

فتنوں کے دور میں ایمان شام میں ہو گا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے دیکھا کہ میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا ایک بنیادی حصہ مجھ سے واپس لیا جارہاہے۔ میری نظروں نے اس کا تعاقب کیا، ادھر سے بہت نور پھوٹ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ شام میں رکھ دی گئی ہے۔ پس جب فتنے رونما ہوں تو ایمان شام میں ہو گا۔"

اس حدیث کو ابو نعیم نے الحلیۃ میں، ابن عساکر نے، الطبرانی نے الکبیر میں اور الاوسط اور الحاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے حاکم کی تصحیح کی موافقت کی ہے

شام کے لئے خوشخبری

امام احمد اور امام ترمذی اپنی کتب میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شام کتنی مبارک جگہ ہے!"، صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول، ایسا کیوں ہے؟"، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: "میں اللہ کے فرشتوں کو دیکھتا ہوں کہ انھوں نے شام کے اوپر اپنے پَر پھیلائے ہوئے ہیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ! ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ! ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں بھی۔ لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول اللہ نے فرمایا کہ وہاں پر زلزلے آئیں گے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہو گا۔ (صحیح بخاری، مسند احمد)

شام...... سرزمین جہاد

سیدنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ لڑتا رہے گا دمشق کے دروازوں اور اس کے اطراف اور بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے اطراف، ان کی مخالفت کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

(مسند ابی یعلی ج ۱۳ ص ۱۸۱ رقم: ۶۲۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۹ ص ۹۸۔ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۰ واسنادہ صحیح)

ابو عبد اللہ شامی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے انصاری صحابی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا اور مجھے امید ہے کہ اے اہل شام! یہ تم ہی ہو۔ (مسند احمد)

اہل شام...... آخری دور کی تاریک راتوں میں ڈھال

سیدنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے قتال کرتا رہے گا، ان کو کسی کی ملامت سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، وہ اپنے دشمنوں سے لڑتے رہیں گے، اللہ لوگوں کے دلوں کو ان سے متنفر کردے گا تاکہ وہ خود ان پر اپنی رحمتیں برسائے، حتیٰ کہ آخری وقت آجائے گا، جیسے کہ سیاہ تاریک رات، وہ لوگ اس سے ڈریں گے تو ان کو ڈھال دے دی جائے گی"، اور نبی ﷺ نے کہا: "وہ اہل شام ہونگے" پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی سے شام کی طرف اشارہ کیا، یہاں تک کہ وہ تھک گئے۔ (صحیح: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ)

روئے زمین کے بہترین سپاہی

حضرت عبد اللہ بن حوالۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ عنقریب کچھ فوجی دستے ترتیب دوگے؛ شام کی فوج، عراق کی فوج، اور یمن کی فوج۔" تو عبد اللہؓ نے کہا: "اے اللہ کے رسول

ﷺ میرے لئے ایک دستہ چن لیں!" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "شام جاؤ، اور جو بھی ایسا نہیں کر سکے وہ یمن جائے، جیسے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میرے لئے شام اور اس کے لوگوں کو پسند کیا ہے۔"

(احمد، ابو داؤد اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور اس پر امام الذھبی بھی متفق ہیں)

عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ"، قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ: "عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ".

عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم الگ الگ ٹکڑیوں میں بٹ جاؤ گے، ایک ٹکڑی شام میں، ایک یمن میں اور ایک عراق میں"۔ ابن حوالہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کس ٹکڑی میں رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے اوپر شام کو لازم کر لو، کیونکہ شام کا ملک اللہ کی بہترین سر زمین ہے، اللہ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو جمع کرے گا، اگر شام میں نہ رہنا چاہو تو اپنے یمن کو لازم پکڑنا اور اپنے تالابوں سے پانی پلانا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے"۔(سنن ابی داود حدیث نمبر: 2483)

غنائم اور رزق کی سر زمین

ابو امامۃ الباھلی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کہا: اللہ نے میرا رخ شام کی طرف کیا ہے اور میری پیٹھ یمن کی طرف اور مجھے کہا ہے: اے محمد ﷺ! میں نے تمہارے سامنے غنیمتوں اور رزق کو رکھا ہے اور تمھارے پیچھے مدد رکھی ہے۔(ترمذی اور اس کو البانی نے صحیح الجامع میں صحیح کہا ہے)

بہترین زمین اور بہترین بندے

حضرت عبد اللہ بن حوالۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے بتائیں کہ میں کس علاقے میں رہوں، اگر مجھے پتا ہو کہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ لمبے عرصے تک رہیں گے، تو میں آپ ﷺ کی رفاقت کے علاوہ کہیں اور رہنے کو ہرگز ترجیح نہیں دوں۔" رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: "شام کی طرف جاؤ، شام کی طرف جاؤ، شام کی طرف جاؤ۔" پس جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے شام پسند نہیں ہے تو آپ ﷺ نے کہا: "کیا تم جانتے ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ (اس کے بارے میں) کیا فرماتا ہے؟" پھر آپ ﷺ نے کہا: "شام میری زمینوں میں سے وہ منتخب کردہ زمین ہے جہاں میں اپنے بہترین عابدوں کو داخل کرتا ہوں۔" (بحوالہ ابو داؤد اور احمد؛ اس کی سند صحیح ہے)

واثلة بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شام کی طرف جاؤ، کہ وہ اللہ کی زمینوں میں سے بہترین زمین ہے، اور وہ اُدھر اپنے بہترین غلاموں کو لے آتا ہے" (الطبرانی، اور اس کو البانی نے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے)

ہجرت کے لئے بہترین جگہ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے:

ایک وقت آئے گا جب ہجرت پر ہجرت ہونگی، اور بہترین لوگ وہ ہونگے جو ابراہیم علیہ السلام کے (شام کی طرف) ہجرت کریں گے اور زمین پر بدترین لوگ وہ ہونگے، جن کو ان کی اپنی زمینیں نکال باہر کریں گیں اور اللہ ان سے بری ہوگا (یعنی اللہ کو انکا ہجرت کرنا پسند نہیں ہوگا اس لئے ان کو یہ توفیق ہی نہیں ملے گی - ابن کثیر)، اور آگ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی (ابو داؤد، حاکم، احمد، احمد شاکر: اس کی سند صحیح ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی تو زمین والوں میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (شام) کو لازم پکڑیں گے، اور زمین میں ان کے بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان

کی سر زمین انہیں باہر پھینک دے گی اور اللہ کی ذات ان سے گھن کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور سوروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی "۔(سنن ابی داود حدیث نمبر: 2482)

اہل شام زمین میں خدائی کوڑا ہیں

حضرت خریم بن فاتک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: اہل شام زمین میں خدائی کوڑا ہیں اللہ ان کے ذریعے جس سے چاہتا ہے انتقام لے لیتا ہے اور ان کے منافقین کے لیے ان کے مومنین پر غالب آنا حرام کر دیا گیا ہے وہ جب بھی (منافقین) مریں گے تو غم غصے کی اور پریشانی کی حالت ہی میں مریں گے۔ (مسند احمد ج ۳۲ص ۲۷۸ رقم: ۱۵۴۸۵ واسنادہ صحیح)

دمشق؛ جنگ عظیم میں مسلمانوں کا فیلڈ ہیڈ کوارٹر

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کواٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب "الغوطہ" کے مقام پر ہوگا۔(سنن ابی داود، مستدرک حاکم)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ".

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دجال سے) جنگ کے روز مسلمانوں کا جماؤ غوطہٰ میں ہو گا، جو اس شہر کے ایک جانب میں ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے، جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے"۔(سنن ابی داود حدیث نمبر:4298)

دمشق؛ وہ زمین جہاں پر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے

نواس بن سمعان نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: "عیسیٰ دمشق میں مشرق کی طرف سفید مینار پر اتریں گے" (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، احمد اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور اس کی سند کو صحیح کہا) اور اوس بن اوس الثقفی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: "عیسیٰ

دمشق کے مشرقی جانب سفید مینار پر، دو زعفران میں تر کپڑے پہنے ہوئے اور فرشتوں کے پروں پر سہارا لئے ہوئے اتریں گے اور ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا" (فضائل الشام، النھایۃ سے نقل کی گئی ہے)

شام۔۔۔۔دجال کی ہلاکت کی زمین

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان دائیں جانب ہے اور کفر مشرق (نجد یعنی عراق) کی جانب ہے۔ گھوڑوں اور اونٹوں والے لوگوں (عرب کے دیہاتیوں) میں غرور و تکبر پایا جاتا ہے، اور مسیح الدجال مشرق سے آئے گا، اور وہ مدینہ کی جانب پیش قدمی کرے گا، یہاں تک کہ وہ احد پہاڑوں کے پیچھے تک پہنچ جائے گا، پھر فرشتے اسے شام کی طرف بھگا دیں گے، اور پھر ادھر اسے ہلاک کر دیا جائے گا (ترمذی؛ اور اس کو البانی نے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے)

جب اہل شام ہلاک ہو جائیں

جب اہل شام ہلاک ہو جائیں تو اس امت میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی

گزشتہ کئی دہائیوں سے کفار کی جانب سے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے بس فرق یہ ہے کہ ہر دفعہ اہل کفر کی جانب سے علاقوں کا انتخاب مختلف ہوا کرتا ہے اور اب پورے عالم کفر کا تختۂ دمشق اہل شام بنے ہوئے ہیں۔ کئی لاکھ مسلمان شہید و زخمی ہو چکے ہیں، ایک کروڑ کے قریب شامی مسلمان کیمپوں میں پڑے ہیں، ہزاروں شامی مسلمان مرد و عورتیں قید و بند کی بھیانک صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، لیکن لگتا ایسا ہے کہ ہر دفعہ کی طرح امت مسلمہ اس مرتبہ میں بھی خواب غفلت کے مزے لیتی رہے گی، اور اگر اب کے ایسا ہوا تو یہ اس امت کے حق میں بہتر نہیں ہو گا۔ کیونکہ اگر اہل شام ہلاکت سے دوچار ہو گئے تو اس امت میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی سوائے اس کے کہ مسلمان اپنی جان و مال سے اہل شام کی نصرت کریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اہل شام میں فساد پھیل جائے تو تم میں کوئی خیر نہ رہے گی اور میری (امت میں سے) کچھ لوگوں کی (حق پر ہونے کی وجہ سے) مدد کی جاتی رہے گی اور انہیں کسی کے ترک تعاون کی کوئی پرواہ نہ ہو گی یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ (مسند احمد ج ۳۱ ص ۱۹۱ رقم:۱۵۰۴۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل شام ہلاک ہو جائیں گے تو میری امت میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی اور (لہذا) میری امت میں ایک جماعت حق کو غالب کرنے کے لئے لڑتی رہے گی اور اپنی مخالفت کرنے والوں اور رسوا کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ سارے حق پر قائم رہیں گے (راوی کہتے ہیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے شام کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔(کنز العمال ج ۱۴ص ۱۶۱رقم:۳۸۲۳۳)

جب اہل شام ہلاک ہو جائیں گے تو میری امت میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی اور (لہذا) میری امت میں ایک گروہ ایسا رہے گا جو حق پر قائم رہے گا یہاں تک کہ وہ گروہ دجال سے لڑے گا۔ (کنز العمال ج ۱۲ص ۲۸۵رقم: ۳۵۰۵۹)

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا امت مسلمہ کے نام پیغام:

عالمی جہادی تحریک کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ امت مسلمہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ: اے امت اسلام! اے امت کے شریفوں اور آزاد پسندو! اگر تم خلافت کا قیام دوبارہ کرنا چاہتے ہوں تو شام کی طرف جہاد کے لیے نکل کھڑے ہو، اگر تم شریعت کی حکمرانی قائم کرنا چاہتے ہو تو تم شام کی طرف جہاد کے لیے نکل کھڑے ہو، اگر تم فلسطین کو آزاد کرانا چاہتے ہو تو شام کی طرف نکل کھڑے ہو، اگر تم فاسد حکمرانوں کا قلع قمع کرنا چاہتے ہو تو شام جہاد کے لیے نکلو، اگر تم امریکہ کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو شام کی طرف نکل کھڑے ہو، اگر تم ایرانی صفوی پھیلاؤ کو روکنا چاہتے ہو تو جہادِ شام کے لیے نکلو، اپنی جانوں، اپنے اموال، اپنی صلاحیتوں اور اپنے علوم وفنون کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکل کھڑے ہو جاؤ۔ اے اسلام کے شیرو! تم شام کو لازم پکڑو، اے نبی ﷺ کے شہسوارو! اے خلافت کے سپاہیو! اے آزادی پانے کے عاشقو! تم شام کو لازم پکڑو۔

لاتنسؤ نامن صالح دعائکم

اخوکم

ابو طلحہ المہاجر